یادرفتگان

مولانا عرفان الحق اظہار حقانی
استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

# حضرت مولانا فضل مولیٰ رحمۃ اللہ علیہ

## سابق استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غداً وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر. ''بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔''

مغیبات کا علم اللہ کے ساتھ خاص ہے' سورۃ لقمان کی اس آخری آیات میں پانچ چیزوں کے علم کا بالخصوص اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونا بیان ہوا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ان پانچ چیزوں کا ذکر آیا ہے کہ اوتیت مفاتیح کل شئی الا الخمس الخ ان پانچ چیزوں میں آخری چیز انسان کا مرنا ہے کہ وہ کس زمین پر دنیا سے رخصت ہوگا۔ اگر چہ یہ انسان کا اختیاری امر نہیں تاہم ہر انسان کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ دیارِ حبیب مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا یا مدینۃ النبوی ﷺ کی پاک سرزمین میں موت اور تدفین نصیب ہو۔ حضرت امام مالکؒ کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ وہ مدینہ منورہ کی موت وتدفین کے اتنے عاشق اور متمنی تھے کہ کہیں ضروری کام سے نکلتے تو بھاگے بھاگے واپس پہنچتے کہ کہیں باہر موت واقع نہ ہو۔

**زمین حرم میں قبولیت کی دعا:** حضرت مولانا فضل المولیٰ ؒ امسال عمرہ کی ادائیگی کے لئے حرمین پہنچے تو وہاں کئی مجالس میں یہ بات ان کے لبوں پر آئی کہ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس زمین کیلئے قبول فرمائے۔ وہ دعا اور تمنا دل کی گہرائیوں سے تھی' تو اللہ نے قبول فرمائی۔ اور یکم رمضان المبارک کو مغرب کے بعد مدرسہ کے کسی کام کے سلسلے میں نکلتے وقت جدہ میں مولوی جہانزیب صاحب اکوڑوی (جو قیام حقانیہ کے دوران آپ کے خاص خادم اور شاگرد تھے) کے ہاں جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

اگلے روز آپ کا جنازہ مسجد حرم شریف میں لاکھوں افراد نے ادا کیا اور جنت المعلیٰ کی مقدس سرزمین میں مدفون ہوئے۔　این سعادت بزور بازو نیست　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ است

**جنت المعلیٰ میں فاتحہ خوانی:** لواحقین سے تعزیت کیلئے دارالعلوم سے ایک وفد جس کی قیادت حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نائب مہتمم جامعہ حقانیہ نے کی' آپکے قائم کردہ مدرسہ دلبوڑی گیا۔ بعد میں امسال عمرہ کی ادائیگی کے

موقع پر ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ جمعۃ الوداع کی صبح احقر کو حضرت شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ مدظلہ اور مولانا سید یوسف شاہ کی معیت میں آپؒ کے مرقد پر حاضری و فاتحہ خوانی کا موقع بھی ملا۔ فللہ الحمد. اللھم اغفرہ وارحمہ وجعل الجنۃ مثواہ ولا تحرمنا اجرہ

**شفقت و محبت بھری آخری گفتگو:** موصوف دارالعلوم حقانیہ کے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ دارالعلوم حقانیہ' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور حقانی خاندان کیساتھ آپ کا تعلق انتہائی قریبی' عقیدت مندانہ حد تک تھا۔ وفات سے چند مہینے قبل آپ کے نو قائم کردہ مدرسہ ایبٹ آباد جانے کا احقر کو اتفاق ہوا' جہاں آپکے صاحبزادے مولانا رشید احمد سے ملاقات ہوئی۔ خود آپؒ کالا ڈھاکہ کسی اصلاحی جرگے کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے۔ صاحبزادے نے فون ملا کر احقر سے بات کروائی۔ تو انتہائی شفقت و محبت سے بھرپور انداز میں گفتگو فرمائی اور کہا کہ یہ آپکا اپنا مدرسہ ہے۔ کھانا کھائے بغیر آپ کو بالکل اجازت نہیں اور آخری بات یہ فرمائی کہ آئندہ جب بھی ایبٹ آباد آنا ہو تو ہمارے اس مدرسہ میں آنا آپ کے اوپر ہمارا حق ہے۔ گویا جاتے جاتے رشتے اور تعلق کو مضبوط رکھنے کی وصیت فرما گئے۔

احقر نے اساتذہ حقانیہ کے احوال و سوانح ترتیب دینے کیلئے آپؒ سے سوانحی خاکہ مانگا تو اکثر فرماتے کہ ہم کیا ہیں اور ہمارے احوال کیا ہوں گے۔ لکھنا ہے تو بڑے لوگوں کے بارے میں لکھو۔ یہ آپ کی حد درجے کی تواضع اور انکسار تھا۔ میرے شدید اصرار پر فرماتے کہ ان شاء اللہ لکھ دوں گا۔ لیکن بعض چیزیں انسان کے چاہتے ہوئے بھی پوری نہیں ہو پاتیں۔ بہر صورت آپ کے کچھ احوال جو میسر ہیں وہ نذرِ قارئین ہیں:

**پیدائش و خاندانی پس منظر:** آپ ۱۹۳۲ء کو موضع ''چیر'' علاقہ چغرزئی آزاد قبائل ملحقہ ہزارہ میں جناب زرداد صدیقی بن عبدالرحمٰن صدیقی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں ملا اخوند صاحبؒ اور انکے ایک دوسرے بھائی صوابی کے علاقے باجا بام خیل سے ہجرت کر کے کالا ڈھاکہ میں وہاں کے لوگوں کے اصرار پر بحیثیت ''علاقہ قاضی'' سکونت اختیار کی۔

**ابتدائی تعلیم:** آپ نے ابتدائی تعلیم ''جدبا'' کے مولانا ریحان الدینؒ اور ''بلکوٹ'' کے مولانا مظفر حسینؒ اور ''شگئی'' کے مولانا عمر شاہؒ اور مولانا بدیع الزماں کوٹگی صاحب حق سے حاصل کی۔

**اعلیٰ تعلیم و فراغت:** اعلیٰ تعلیم کے لئے سوات پہنچے۔ یہاں ۵۱ء سے ۶۴ء تک عرصہ تحصیل علم میں گزارا۔ دارالعلوم اسلامیہ سوات میں صدر مدرس و شیخ الحدیث حضرت مولانا خان بہادرؒ المعروف بہ ''مارتنگ ملا صاحب'' سے شرح عقائد، خیالی، حمد اللہ، قاضی مبارک، امور عامہ، جلالین، مشکوٰۃ، ترمذی اور بخاری شریف پڑھیں، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحبؒ نائب صدر مدرس سے مطول اور مسلم شریف و بخاری شریف جلد ثانی، مولانا رحیم اللہ صاحبؒ سے شرح عقائد، میبذی اور مرزاقطبی، مولانا فضل حق صاحب کوہستانیؒ سے میر زاہد اور ملا جلال، مولانا عبداللہ صاحب کوہستانیؒ سے سبع

المعلقات، مولانا بازارگیؒ صاحبؒ سے تصریح شرح چغمنی و ابوداؤد شریف اور مولانا لطافت الرحمٰن صاحب سواتیؒ سے ترمذی جلد ثانی پڑھیں۔ اور ۱۳۸۴ھ میں مذکورہ مدرسہ سے دورۂ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی۔

دورہ تفسیر: ۱۹۶۹ء کو حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستیؒ سے دورہ تفسیر پڑھی۔

تصوف وسلوک: سلسلۂ چشتیہ میں حضرت مولانا خان بہادر صاحبؒ کے دستِ حق پر بیعت ہوئے۔

دارالعلوم حقانیہ میں تدریس کا آغاز: فراغت سے متصل حضرت مولانا عبدالحلیم کوہستانی دامت برکاتہم سابق استاد معقولات جامعہ حقانیہ کی وساطت سے ۱۶رصفر ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء کو دارالعلوم حقانیہ میں سو روپیہ مشاہرہ کیساتھ تدریس پر مامور ہوئے۔ رمضان ۱۴۰۲ھ تک یہاں نہایت محنت و جانفشانی کیساتھ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ حقانیہ میں زیادہ تر معقولات کی کتابیں زیر درس رہیں۔ آخری مشاہرہ ۱۲۵۰ روپیہ تھا۔ حقانیہ میں تدریس کے دوران آپکو زیادہ تنخواہ اور مراعات کی پیشکش مختلف مدارس سے ہوتی رہی لیکن آپ نے حقانیہ کی خدمت پر کسی کو ترجیح دینا گوارانہ کیا۔ قاسم العلوم ملتان سے بھی آپ کو اس قسم کی پیشکش ہوئی جس پر یہ خط دال ہے۔ خط پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بھی دستخط ہیں۔

قاسم العلوم ملتان سے تدریس کی پیشکش: گرامی خدمت حضرت مولانا فضل المولیٰ صاحب زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج عالی بخیر! مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے اراکین کی دلی تمنا ہے کہ آپ شوال سے اس مدرسہ کو تعلیمی خدمات عنایت فرمادیں تاکہ آپ کا فیض اہل ملتان حاصل کرے۔ امید ہے استدعا کو قبول فرما دیں گے۔ جو مشاہرہ آپ کو سابق مدرسہ سے وصول ہو رہا ہے اس سے زیادہ آپ کو دیا جائے گا۔ آپ تفصیل سے مشاہرہ وغیرہ کے متعلق تحریر فرمادیں۔ اور ہماری دلی خواہش کو پورا فرمادیں۔ جواب کا انتظار ہے۔

العارض محمد شفیع مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان

محمود عفی اللہ عنہ صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۹ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

دارالعلوم حقانیہ سے جدائی پر تاثرات: طویل عرصہ تدریس کے بعد اپنے علاقے کے عوام کی خواہش پر کہ وہاں دینی درسگاہ قائم ہوسکے۔ آپؒ بادل نخواستہ دارالعلوم حقانیہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے نام آپ کا استعفیٰ موصول ہوا جس کی ایک ایک سطر سے محبت واخلاص جھلک رہا ہے۔

جناب محترم المقام صاحب الخلق العظام اعنی حضرت العلامہ بانی وشیخ الحدیث صاحب دارالعلوم حقانیہ دامت برکاتکم۔

جناب عالی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بفضل خدا اور آپ کی مبرور دعاؤں کی برکت سے یہاں ہر قسم کی خیریت ہے۔ بعداً گزارش ہے کہ میں نے دارالعلوم حقانیہ میں آپ کے سایہ شفقت میں ۱۸ رسال گزارے ہیں۔ یہ طویل

مدت گزارنا دارالعلوم حقانیہ میں میری قابلیت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ آپ کی صرف کرم نوازی تھی۔
جناب عالی! آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں کم ہمتی کے باوجود بیمار رہتا ہوں اور بعض ساتھیوں کے اصرار اور علاقہ کے لوگوں کی امنگوں سے مجبور ہوتے ہوئے میں شرم محسوس کرتے ہوئے روتے ہوئے یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ آئندہ کے لئے دارالعلوم کے اندرونی خدمت کے لئے فارغ نہیں۔ اور دارالعلوم کی بیرونی ہر قسم کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔
جناب عالی آپ کے دامن لطف میں کافی زمانہ گزارا ہے۔ نااہلیت کی وجہ سے کئی بار غلطیاں سرزد ہوئیں ہوں گی آپ سے معافی کا طالب ہوں۔ دارالعلوم کے ساتھ میری ذاتی فطری محبت ہے۔ دارالعلوم کے ہر رکن نے میرے ساتھ فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔ میں سب کا ممنون ہوں۔ صرف اپنی نااہلی پر نادم ہوں۔ مجھ ناچیز کو ادعیہ مبرورہ میں یاد رکھیں۔ اگرچہ میں کچھ نہیں ہوں لیکن آپ کے سایہ رحمت میں اٹھارہ سال کی زندگی گزاری ہے۔ جو گستاخیاں میں کر چکا ہوں مجھے اس کا احساس ہے۔ للّٰہیت کی بناء پر ان پر قدم عفو رکھ دیں۔ فقط والسلام عریضہ فضل المولیٰ

جامعہ اسلامیہ دلبوڑی کا قیام: دارالعلوم حقانیہ سے جانے کے بعد ۱۹۸۲ء کو ہی دارالعلوم اسلامیہ عربیہ دلبوڑی کے نام سے ایک معیاری دینی مدرسہ قائم کیا۔ جہاں اس وقت تقریباً ساڑھے پانچ سو طلباء چھبیس اساتذہ کی زیر نگرانی علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ اس مدرسہ میں درس نظامی و دورۂ حدیث کے علاوہ حفظ و تجوید کے شعبہ جات بھی فعال ہیں۔

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد کا قیام: جولائی ۲۰۰۷ء کو ایبٹ آباد میں مری روڈ پر جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کیا جو اڑتالیس کنال اراضی پر مشتمل ہے۔ جہاں چھ اساتذہ تدریس پر مامور ہیں اور آپکے فرزندان اسکی نگرانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ نیز یہاں ایک عظیم الشان مسجد بھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے

فلاحی و رفاہی خدمات: دینی تعلیمی و تدریسی خدمات کے علاوہ آپ علاقہ بھر میں فلاحی، ترقیاتی اور رفاہی خدمات میں بھی پیش پیش رہے۔ ان خدمات میں مساجد کا قیام، سڑکوں کی تعمیر، پانی کی ترسیل اور پائپ لائن بچھانے اور مدارس دینیہ کے قیام قابل ذکر ہیں۔

بطور مصلح : ہزارہ اور گردونواح میں مختلف اقوام کے درمیان پرانی دشمنیوں اور تنازعات کے خاتمے میں ہمیشہ ایک مصلح اور ثالث کے طور پر آپ کا اہم اور بنیادی کردار بھی رہا۔

اولاد: آپ کے سات فرزند ہیں۔ جن میں تین دینی علوم سے فارغ التحصیل ہیں اور باقی تعلیم کے حصول میں مصروف ہیں۔ بڑے بیٹے مولانا فرید احمد، امداد العلوم پشاور کے فارغ التحصیل، دوسرے بیٹے مولانا مفتی رشید احمد حقانی و متخصص حقانیہ اور تیسرے بیٹے مولانا حسین احمد دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

تصنیفی خدمات: آپ نے پشتو زبان میں اپنے عظیم استاذ جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا خان بہادر المعروف مارتونگ ملا صاحبؒ کی سوانح مرتب کی ہے۔ جسے اردو قالب میں حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم نے